

262970- اگر قرآن مجید پر گندگی لگ جائے تو کس طرح پاک کریں

سوال

اگر غیر ارادی طور پر قرآن مجید پر گندگی لگ جائے تو کیا صرف پانی بہانے سے پاک ہو جائے گا؟ یا ہم پانی بہا کر ٹشو پیپر یا فوم وغیرہ سے خشک بھی کریں؟

پسندیدہ جواب

قرآن مجید کو گندگی سے پاک صاف رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَارَ اللَّهِ فَإِنَّهُ مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے شعار کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔ [الحج: 32]

وقال اللہ تعالیٰ: (وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَمَوْخِيَةً)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں کا تعظیم کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ [الحج: 30]

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"آیت میں مذکور 'حُرْمَات' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سنن اور فرائض سے متعلق احکامات کی پاسداری کریں، چنانچہ فرائض میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی شامل فرمایا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا احترام کیا جائے۔

اسی طرح آیت میں مذکور 'شَعَارَ' سے مراد ہر وہ چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا تعارف کروایا ہے یا اسے علامت قرار دیا، چنانچہ ان میں

قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی شامل ہے۔" انتہی

"فتاویٰ شیخ محمد بن ابراہیم" (32/2)

قرآن مجید کے اوراق کی حفاظت کرنا، انہیں گندگی سے بچانا بھی قرآن مجید کی تعظیم اور احترام میں شامل ہے، بلکہ قرآن مجید کے احترام پر سب اہل علم کا اجماع ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"تمام مسلمانوں کا قرآن مجید کے احترام اور تحفظ کے متعلق اجماع ہے۔

نیز ہمارے [شافعی] فقہانے کرام کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ: اگر کوئی مسلمان قرآن مجید کو۔ نعوذ باللہ۔ گندگی میں پھینک دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ: قرآن مجید پر ٹیک لگانا حرام ہے، بلکہ کسی بھی شرعی علم کی کتاب کو تنکیر بنانا حرام ہے" انتہی

"التبیین فی آداب حملۃ القرآن" (ص 190-191)

اس بنا پر مصحف کو گندگی لگنے پر اسے فوراً پاک صاف کرنا واجب ہے۔

دوم:

قرآن مجید کے جس حصے کو دھونے کی وجہ سے اس کے خراب ہونے کا خدشہ ہو تو پھر گندگی بٹانے کیلئے پانی سے دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی بھی ایسا طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے کاغذ وغیرہ خراب بھی نہ ہو اور گندگی بھی زائل ہو جائے، مثلاً: ٹشو پیپر سے صاف کر دیں یا پھر ہوا یا دھوپ یا کسی بھی مناسب چیز کے سامنے رکھ کر خشک کر لیں، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے صفحات وغیرہ کو مزید نقصان پہنچائے بغیر جس طریقے سے بھی گندگی کا ازالہ ممکن ہو ازالہ کر دیا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر گندگی ایسی بگڑ چکی ہوئی ہے جسے دھونے سے صفحات خراب ہو جائیں گے، مثلاً: ریشم کے کپڑے پر لکھا ہوا ہے یا کاغذ وغیرہ پر لکھا ہوا اور دھونے سے روشنائی بھی دھل جائے گی تو علمائے کرام کی دو آراء میں سے صحیح ترین رائے کے مطابق اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ: پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے نجاست زائل کرنے کے متعلق فقہ حنبلی اور دیگر فقہی مذاہب کے علمائے کرام کے تین اقوال ہیں۔

چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ: کوئی بھی چیز جس سے گندگی زائل کرنا ممکن ہے تو اس سے گندگی زائل کی جاسکتی ہے، یہ موقف ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے اور یہ مضبوط موقف ہے۔

دوسرا قول: صرف پانی سے گندگی زائل کرنا جائز ہے، یہ شافعی کا موقف ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ: ضرورت کے وقت غیر پانی سے گندگی زائل کرنا جائز ہے، یہ امام مالک کا موقف ہے "انتہی

"جامع المسائل" (314-9/313)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں:

"اس مسئلے میں راجح موقف یہی ہے کہ: نجاست جس طریقے سے بھی زائل ہو جائے نجاست کا حکم بھی زائل ہو جائے گا؛ کیونکہ جس چیز [یعنی نجاست] کی وجہ سے حکم تبدیل ہوا تھا اس نجاست کے زائل ہونے سے حکم بھی زائل ہو جائے گا۔۔۔" انتہی

"مجموع الفتاوی" (21/475)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحیح موقف یہ ہے کہ: کسی بھی چیز سے نجاست زائل ہو گئی تو وہ بگڑ چکا ہو جائے گی؛ کیونکہ نجاست ایک نظر آنے والی چیز کا نام ہے، جب وہ زائل ہو گئی تو اس کا حکم بھی زائل ہو گیا، لہذا نجاست کوئی غیر مرنی وصف نہیں ہے جیسے کہ بے وضگی میں ہوتا ہے، جو کہ اسی طریقے سے زائل ہوگی جو شریعت نے ہمیں بتلایا ہے۔

فتہائے کرام رحمہم اللہ کہتے ہیں: جب بہت زیادہ نجس پانی میں آنی والی تبدیلی خود بخود ختم ہو جائے تو وہ پانی پاک ہو جائے گا، اسی طرح جب شراب خود بخود سرکہ بن جائے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے" اور یہ دلیل ہے کہ بغیر پانی کے بھی چیزیں پاک ہو سکتی ہیں۔

لہذا سابقہ دلائل میں کسی چیز کو پاک صاف کرنے کیلئے جہاں بھی پانی کا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ پانی سے ہی چیزوں کو پاک صاف کرنا لازمی ہے! بلکہ وہاں پانی کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ اس سے نجاست فوری زائل ہو جاتی ہے اور اس میں مکلف افراد کیلئے آسانی کا پہلو بھی ہے۔ "انتہی

"الشرح الممتع" (1/30)

واللہ اعلم.